يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن و سنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان

ترجمہ و تحقیق
فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

آپ ذرا امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کے ان الفاظ پر غور فرمائیں کہ "وہ اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلق ہو جائے گا۔ اس وجہ سے کہ وہ اسلام سے مرتد ہو چکا ہے اور کفر میں داخل ہو چکا ہے۔"

مذکورہ بالا الفاظ صاف طور پر امام رازی کے اقتباسات سے ٹکرا رہے ہیں۔ یہ بات دین میں سوجھ بوجھ رکھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ جب امام ابن جریر طبری اور امام رازی کا موقف ایک دوسرے کے مخالف ہو تو ترجیح اور برتری (preference) امام طبری کے موقف کو ہی حاصل ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ شَیْخُ الْمُفَسِّرِیْن اور جید ائمہ تفسیر میں سے ہیں۔ ان کے شَیْخُ الْمُفَسِّرِیْن اور جید ائمہ تفسیر میں سے ہونے کے بارے مسلمانوں میں دو آرائی نہیں ہیں۔ جبکہ امام رازی کے بارے بہت زیادہ اہل علم نے ان کے دین کے معاملہ میں طرح طرح کی باتیں کی ہیں۔

امام رازی کے کلام اور اقتباس کو قبول کرنے کے بارے یہ صورت حال اس وقت ہوگی جب کسی آیت کی تفسیر بیان کرنے میں یا کسی حدیث کا معنی و مفہوم بیان کرے میں امام رازی اکیلے ہوں اور ان کے مقابلے میں کوئی اختلاف کرنے والا بھی ہو۔ اس وقت واقعتاً ان کے کلام کو قبول کرنے میں بہت زیادہ سوچ بچار کی ضرورت ہوگی۔ اس کی مین (Main) وجہ یہ ہے کہ انھوں نے بہت زیادہ معاملات اور مسائل میں علماء عظام اور مفسرین کرام سے اختلاف کیا ہے اور تفرد اختیار کیا ہے۔ جو شخص اس بات کی تہہ تک پہنچنا چاہتا ہے اور تصدیق کرنا چاہتا ہے وہ ان کی جمع کردہ اور ترتیب شدہ قرآن مجید کی تفسیر کا مطالعہ کرلے۔ اس تفسیر میں ایک مطالعہ کرنے والے شخص کو بہت زیادہ ایسے مسائل ملیں گے جن میں امام رازی نے "اہل سنت کے ہاں متفقہ بہت زیادہ مسائل میں اختلاف ظاہر کیا ہے۔ خاص طور پر عقیدے کے مسائل میں تو انہوں نے اہل سنت سے حد درجہ اختلاف کیا ہے۔ ان میں سے بعض بڑے بڑے مسائل ہیں اور بعض معمولی نوعیت کے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہم نے امام رازی کا کہیں بھی کوئی اقتباس درج کیا ہے تو اس سے پہلے ایسے علماء کا کلام ضرور درج کیا ہے جن کے بارے میں امت میں اتفاق ہے کہ وہ اپنے اپنے فن اور فیلڈ میں (Field) کے امام ہیں۔ امام رازی کا قول اور اقتباس ہم صرف ان کا مذہب واضح کرنے کے لیے بیان کرتے ہیں، بطور خاص معتزلہ کے مذہب کی مثال دینے کے لیے۔

بہر حال امام طبری رحمۃ اللہ علیہ نے جو موٴقف اور نظریہ بیان کیا ہے، اپنے اس موٴقف میں وہ تنہا و یکتا نہیں ہیں۔ بلکہ بہت زیادہ ائمہ کرام اور علماء عظام سے بھی یہی موقف منقول ہے۔ اگر یہاں طوالت کلام کا خوف لاحق نہ ہوتا تو ہم ان کو دہراتے ہوئے ضرور بیان کر دیتے۔

یہاں سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ در حقیقت امام رازی نے بہت زیادہ دلائل کی مخالفت کی ہے۔ جن دلائل پر اہل علم کا اتفاق واجماع ہے۔ مزید براں انہوں نے اپنے موقف پر کوئی قابل اعتبار اور قابل اعتماد دلیلیں بھی پیش نہیں کی۔

جو موضوع ہم نے اس شخص کے بارے علماء کے اقوال واقتباسات کے حوالے سے مختص کیا تھا، وہ یہاں ختم ہوا چاہتا ہے۔یعنی اس شخص کے بارے جو مسلمانوں کے خلاف کافروں سے دوستی قائم کرتا ہے اور اپنے ہاتھ اور اپنی زبان سے، اپنی تحریر سے، اپنے وسائل اور ذرائع سے وہ کافروں کی مدد ومعاونت کرتا ہے۔

